

2 مالی شعبے تک رسائی میں توسیع

2.1 شعبہ انفراسٹرکچر، ہاؤسنگ و ایس ایم ای مالیات

2.1.1 چھوٹی و درمیانے درجے کی انٹرپرائزز (ایس ایم ای)

شعبہ ایس ایم ای روزگار کی فراہمی اور غربت کے خاتمے میں خاصا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پاکستان میں ایس ایم ای کے شعبے کا جی ڈی پی میں 30 فیصد حصہ ہے، یہ 78 فیصد سے زائد غیر زرعی افرادی قوت کو روزگار فراہم کرتا ہے جبکہ اشیا سازی کی قدر اضافی کی اشیا میں اس کا حصہ 35 فیصد ہے۔ بے پناہ مواقع ہونے کے باوجود ایس ایم ای کا شعبہ اقتصادی دھچکوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ کمزور ہے اور اسی وجہ سے بینک اس شعبے میں قرضے دینے کے حوالے سے اسے زیادہ پرخطر شعبہ سمجھتے ہیں۔ گذشتہ 4 برسوں کے دوران ایس ایم ایز کو بینکوں کے قرضوں میں کمی آئی ہے۔ اس شعبے کو بینکوں کا قرضہ 30 جون 2012ء تک 15 فیصد کمی کے ساتھ 248 ارب روپے ہو گیا جبکہ یہ جون 2011ء کے آخر تک 292.5 ارب روپے تھا۔ اس کمی کے باعث بینکوں کے مجموعی قرضوں میں ایس ایم ایز کے قرضوں کا تناسب بھی مالی سال 11ء کے 8.2 فیصد سے گر کر 6.5 فیصد پر آ گیا۔ ایس ایم ای سے قرض لینے والے افراد کی تعداد بھی گذشتہ ایک برس کے دوران 2 لاکھ سے کم ہو کر ڈیڑھ لاکھ ہو گئی ہے۔

ایس ایم ای مالکاری میں اس کمی کی وجوہات میں خراب معاشی حالات، کاروبار کرنے کی بڑھتی ہوئی لاگت اور توانائی کی قلت شامل ہیں۔ آخر جون 2012ء تک ایس ایم ای کے غیر فعال قرضے 96.4 ارب روپے یا مجموعی ایس ایم ای قرضوں کا 38.9 فیصد تھے۔ اس صورتحال نے بھی بینکوں کو خطرات مول لینے سے گریز کا طرز فکر اختیار کرنے کی ترغیب دی۔ مزید برآں حکومتی و حقیقی جات اور اجناس کی سرگرمیوں کے لیے قرضوں کی فراہمی میں بینکوں کی بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری بھی ایس ایم ای مالکاری کو محدود کرنے کا باعث بن رہی ہے۔

ایس ایم ای شعبے کو درپیش چیلنجز پر قابو پانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 12ء کے دوران متعدد اقدامات کیے ہیں جن میں سے اہم کو ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ چھوٹی وی دی دہی انٹرپرائزز (ایس آر ایز) کے لیے ایک قرض ضمانت اسکیم جاری کی گئی جس کے تحت بینکوں کو اجازت دی گئی کہ وہ اچھی ساکھ کے حامل ایسے نئے قرض گیروں کا جزدان تیار کریں جو بینکوں کے مروجہ طریقوں پر پورا نہیں اتر سکتے خصوصاً جب ضمانت کی ضرورت پڑتی ہے۔

☆ اسٹیٹ بینک لین دین کے ایک محفوظ فریم ورک پر کام کر رہا ہے جس کے تحت جدید محفوظ لین دین کے قانون کی موجودگی ضروری ہے تاکہ ملک میں محفوظ لین دین کے رجسٹری آفس کا قیام عمل میں لایا جاسکے تاکہ ایس ایم ای اور زرعی قرض گیروں کے منقولہ اثاثوں پر چارج کوریجسٹر کر کے انہیں بینکوں سے قرضوں کے حصول میں سہولت بہم پہنچائی جاسکے۔

☆ بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے لیے صلاحیت بڑھانے کے پروگرام اور بینکوں و ایس ایم ایز کے لیے آگاہی پروگرام منعقد کیے گئے۔

☆ 12-2011ء کے دوران آئی ایف سی اور لمز (ایل یو ایم ایس) کے اشتراک سے ایس ایم ای کے تمام فریقوں خصوصاً کمرشل بینکوں کے فائدے اور استعمال کے لیے 11 اہم ایس ایم ای کلسٹرز کے ایس ایم ای کلسٹر پروفائلنگ سرویز مکمل کیے گئے۔ 11 ایس ایم ای ذیلی شعبے کے ان جائزوں کے علاوہ مالی سال 12ء کے دوران 10 مزید ایس ایم ای ذیلی شعبوں کا کلسٹر سروے کرنے کے لیے مشیروں کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

2.1.2 مکاناتی مالکاری کی منڈی

پاکستان میں مکاناتی مالکاری کی منڈی ایک مشکل دور سے گزر رہی ہے اور مکاناتی مالکاری کی سرگرمیوں کو فروغ دینے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ لیکن آبادی کا ایک بڑا حصہ ابھی تک قرض لینے کی بلند لاگت اور زمین کے ٹائٹل جیسے چیلنجز سمیت ایک سازگار قانونی فریم ورک کی عدم موجودگی کے باعث رہن مالکاری حاصل کرنے سے قاصر ہے۔ فی الوقت، 27 کمرشل بینک، ہاؤس بلڈنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ (ایچ بی ایف سی ایل) اور دو مائیکرو فنانس بینک مکاناتی مالکاری کی ضروریات پوری کر رہی ہیں۔

2008ء تک متاثر کن نمونہ حاصل کرنے کے بعد سے مکاناتی مالکاری کے شعبے میں کمی کا رجحان ہے۔ بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کی رپورٹ کے مطابق خام واجب الادا قرضے 7.8 فیصد کمی کے بعد 30 جون 2012ء پر 57.1 ارب روپے تک پہنچ گئے ہیں۔ مالی سال 12ء کے دوران واجب الادا قرض گیارہویں مجموعی تعداد بھی 8.7 فیصد کمی کے بعد 87,195 (سال بسال بنیادوں پر) ہو گئی ہے۔ مزید برآں، سال کے دوران غیر فعال قرضے بڑھ کر 19.1 ارب روپے تک پہنچ گئے جو دو فیصد اضافے کو ظاہر کرتے ہیں۔

30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے مجموعی بہ وزن اوسط شرح سود 15.7 فیصد ہو گئی جو کہ 30 جون 2011ء (17.3 فیصد) کے مقابلے میں تقریباً 9.25 فیصد کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ مزید برآں، ایچ بی ایف سی ایل کے مطابق 30 جون 2012ء تک بہ وزن اوسط شرح سود 16 فیصد تھی جبکہ بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے مطابق یہ 15.4 فیصد تھا۔ مزید برآں، آخر جون 2012ء تک عرصیت کی اوسط مدت 11.2 سال تھی۔ آخر جون 2012ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی کے دوران مکاناتی مالکاری کے اوسط ایل ٹی وی تناسب 41.6 فیصد تھے۔

مالی سال 12ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی جانب سے ملکی معیشت کو ترقی دینے کے لیے جو اہم اقدامات کیے گئے انہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ اسٹیٹ بینک ثانوی رہن منڈی کو ترقی دینے کے لیے رہن نو مالکاری کمپنی (ایم آر سی) کے قیام میں سہولت دے رہا ہے۔ حکومت پاکستان نے اس منصوبے کی توثیق کر دی ہے اور 20 فیصد ایکویٹی شرکت کا وعدہ کیا ہے۔ آئی ایف سی / عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک بھی اس اقدام کی حمایت کر رہے ہیں اور توقع ہے کہ وہ بھی اس کی ایکویٹی میں حصہ لیں گے۔

☆ اسٹیٹ بینک نے تمام متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے مکاناتی مالکاری کے محتاط ضوابط پر نظر ثانی کی ہے جو کہ منظوری کے مرحلے میں ہیں۔

☆ اسٹیٹ بینک نے مکاناتی مالکاری کے رہنما خطوط کا مسودہ تیار کیا ہے جس کا مقصد بینکاری صنعت کی مہارت کو ترقی دینے اور مکاناتی مالکاری کاروبار کو مؤثر انداز میں انجام دینے میں مدد اور سہولت دینا ہے۔

☆ اسٹیٹ بینک نے بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے لیے رہن مالکاری اور قانونی دستاویزیت، جان بوجھ کر ناکامی اور رہن کی ضبطی وغیرہ کے موضوع پر مختلف شہروں میں تربیتی پروگرام / ورکشاپس منعقد کی ہیں۔

☆ اسٹیٹ بینک مالی سال 13ء کی تیسری سہ ماہی میں مکاناتی مالکاری کے موضوع پر ایک کانفرنس منعقد کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔

2.1.3 انفراسٹرکچر مالی مارکیٹ

اس میں ٹنک و شبے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ معیاری انفراسٹرکچر کسی ملک کی معاشی نمو کے امکانات کے ساتھ ساتھ کسی انٹرپرائز کے بہتر کام کرنے پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ افرادی قوت اور سرمائے کی پیداواریت کو بڑھاتے ہوئے معاشی نمو کو بھی تقویت بہم پہنچاتا ہے جس سے پیداواری لاگت میں کمی کے ساتھ ساتھ منافع، پیداوار، آمدنی اور روزگار میں اضافہ ہوتا ہے۔ پائیدار ترقیاتی مقاصد کے حصول کے لیے انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری اور انفراسٹرکچر خدمات استعمال کرنے کے خاطر خواہ مضمرات ہوتے ہیں کیونکہ انفراسٹرکچر خدمات سے نئی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور اس سے اقتصادی ترقی اور سماجی سرگرمی کے کئی پہلوؤں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ تمام ترقی پذیر ملکوں میں کئی ادارے ہوتے ہیں جن کا مینڈیٹ اور فرائض اقتصادی ضروریات کے لحاظ سے مختلف نوعیت کا ہوتا ہے لیکن ان میں قدر مشترک یہ ہے کہ وہ طویل مدتی معین شرح سود فراہم کرنے کے لیے متحرک منصوبوں اور ذرائع کی ایک پائپ لائن مہیا کرتے ہیں۔

انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری کی واجب الادا رقم جون 2011ء کے 290.8 ارب روپے سے گر کر جون 12ء میں 286.3 ارب روپے تک پہنچ گئی جو تقریباً 1.6 فیصد کمی کو ظاہر کرتی ہیں۔ شعبہ وارتجربہ سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی انفراسٹرکچر مالکاری میں بڑا حصہ (63 فیصد) بجلی پیدا کرنے والے شعبے نے حاصل کیا جس کے بعد بجلی کا شعبہ نے 16.4 فیصد اور بجلی کی ترسیل نے 8.9 فیصد حاصل کیے۔ اس کے غیر فعال قرضوں میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا اور یہ 8.2 ارب روپے سے بڑھ کر 17.5 ارب روپے تک پہنچ گئے جو کہ 100 فیصد سے زائد سال بسال اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔

اقتصادی ترقی کے لیے انفراسٹرکچر کی اہمیت اور صنعتی و برآمدی مسابقت کو بڑھانا اور صنعتی ماحول میں بہتری کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے ذیل میں دیے گئے اقدامات کیے ہیں:

☆ اسٹیٹ بینک نے ایک انفراسٹرکچر ٹاسک فورس قائم کی ہے جس نے انفراسٹرکچر کے شعبے کی نمو میں رکاوٹوں کی نشاندہی کی اور اہم سفارشات پیش کیں جن سے متعلقہ فریقوں کو بھی آگاہ کیا گیا ہے۔

☆ اسٹیٹ بینک نے انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ فننس انسٹی ٹیوشن (آئی ڈی ایف آئی) کے قیام پر ایک مقالہ بھی تیار کیا ہے

☆ توقع ہے کہ آئی ڈی ایف آئی منصوبہ جاتی ترقی، اسٹرکچرنگ، مالکاری، نفاذ اور متعلقہ خدمات انجام دے گی۔

☆ اسٹیٹ بینک نے انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری کے متعلق بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کی استعداد کاری کے پروگرامز منعقد کیے ہیں۔

2.1.4 اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری سہولتیں

اسٹیٹ بینک نے نو مالکاری سہولتوں کے مارک اپ کی شرحوں کو بتدریج حقیقت پسندانہ بنانے اور مالکاری کی زراعت پر مبنی شرحوں سے مارکیٹ میں پیدا ہونے والے بگاڑ کا اثر زائل کرنے کی حکمت عملی کو جاری رکھا۔ اسٹیٹ بینک نے ملک میں برآمدات اور طویل مدتی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے مقصد سے قلیل اور طویل مدتی مالکاری کے ذریعے برآمدی نوعیت کے منصوبوں کو مالکاری میں سہولت دینے کی پالیسی کو بھی جاری رکھا۔ اسٹیٹ بینک نے اپنی مالکاری سہولتوں تک رسائی کو وسیع دیتے ہوئے طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت ڈیری کے شعبے کو بھی اس میں شامل کر لیا۔ اسٹیٹ بینک نے قابل تجدید توانائی کو استعمال کرنے والے پاور پلانٹس کی اسکیم کے تحت مالکاری کے لیے قابل تجدید پاور پراجیکٹس کی گنجائش کی حد کو 10 میگا واٹ سے بڑھا کر 20 میگا واٹ کر دیا۔ تاہم، اسٹیٹ بینک نے ان برآمد کنندگان کو مالکاری کی فراہمی کی حوصلہ شکنی کے لیے ایک نظام متعارف کرایا جن کی زائد المیہ برآمدات ایک مخصوص حد سے زیادہ ہوں۔

2.1.4.1 برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس)

30 جون 2012ء کو ای ایف ایس کے تحت واجب الادا پوزیشن 164.8 ارب تھی جو سال کے دوران مجموعی طور پر 25.7 ارب روپے کے اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔ مالی سال 12ء کے دوران ای ایف ایس کے تحت 462.6 ارب روپے تقسیم کیے گئے جبکہ گذشتہ برس اس کی رقم 496 ارب روپے تھی۔ سب سے زیادہ 100.3 ارب روپے ٹیکسٹائل کے شعبے نے استعمال کیے جس میں سب سے بڑا حصہ (30.9 ارب روپے) تیار ملبوسات کا تھا۔ ای ایف ایس کے تحت مالکاری میں کمی کا ممکنہ سبب ای ایف ایس سہولت سے استفادے کے لیے زائد المیہ برآمدی آمدنی کی شرط کا نفاذ اور 2011ء کے دوران کپاس کی قیمتوں میں کمی ہو سکتا ہے۔

2.1.4.2 طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف)

ایل ٹی ایف ایف کے تحت مالکاری کی واجب الادا پوزیشن آخر جون 2012ء تک 32.74 ارب روپے تھی جو 321 قرض گروہوں کو دیے گئے تھے۔ جس میں سے ٹیکسٹائل کے شعبے کا حصہ 19.5 ارب روپے (60 فیصد) تھا جو 267 افراد کو دیے گئے۔ ایل ٹی ایف ایف او پی (جو ختم ہو چکی ہے) کے تحت واجب الادا پوزیشن سال کے دوران 6.5 ارب روپے کی رقم کی واپسی کو ظاہر کرتی ہے جس کی خالص واجب الادا رقم 30 جون 2012ء تک 9.6 ارب روپے تھیں۔

2.1.4.3 دیگر مالکاری سہولتیں

اسٹیٹ بینک نے مالی سال 12ء کے دوران مالکاری کی بعض دیگر سہولتیں متعارف کرائیں جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

زرعی پیداوار کی ذخیرہ کاری کے لیے مالکاری سہولت متعارف کرائی گئی جس کا مقصد زرعی پیداوار کی ذخیرہ کاری کے لیے بند گودام، ویز باؤسز اور کولڈ اسٹوریجز کے قیام کے لیے نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔ اس سہولت کے تحت اسٹیٹ بینک کی جانب سے 30 جون 2012ء کو فراہم کردہ واجب الادا نو مالکاری 1,9573 ملین تھی۔

ایس ایم این کو جدید بنانے کے لیے نو مالکاری سہولت متعارف کرائی گئی جس کا مقصد اسپانسرز کی حوصلہ افزائی کرنا تھا تاکہ وہ اپنے فیکٹریوں/پینٹس کو جدید بناتے ہوئے معیاری/قدر اضافی کی حامل اشیاء تیار کریں۔ اس سہولت کے تحت 30 جون 2012ء تک واجب الادا نو مالکاری 142.9 ملین روپے تھی۔

سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ایس ایم این وزری سرگرمیوں کی بحالی کے لیے نو مالکاری متعارف کرائی گئی تاکہ نیشنل ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کی جانب سے 2010ء میں آنے والے سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں کاشت کاروں اور ایس ایم این کو زرعی پیداوار/جاری سرمائے کے لیے مالکاری مہیا کی جاسکے۔ اس اسکیم کے تحت 30 جون 2012ء تک واجب الادا نو مالکاری کی رقم 1,895.9 ملین روپے تھی۔

مالی سال 12ء کے دوران مذکورہ مالکاری سہولتوں کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے تجارت و صنعت کی بہتری کے بعض اقدامات بھی کیے ہیں۔ تجارت و صنعت کی حوصلہ افزائی کے اہم اقدامات کو باکس 2.1 میں دیا گیا ہے:

باکس 2.1: صنعت و تجارت کو فروغ دینے کے اہم اقدامات

آئی ایچ ڈی ایس ایم ای ایف ڈی کے 2011ء کے سرکل نمبر 6 کے تحت ایل ٹی ایف ایف کی مالکاری کی شرحوں میں اضافہ کیا گیا۔ قابل تجدید توانائی استعمال کرنے والے پاور پلانٹس کی مالکاری کی اسکیم کے تحت اسٹیٹ بینک نے اس اسکیم کی مقررہ میعاد میں 30 جون 2014ء تک کے لیے دو سال کی توسیع کردی۔ مزید برآں، قابل تجدید پاور پراجیکٹس کی گنجائش کی حد کو 10 میگا واٹ سے بڑھا کر 20 میگا واٹ کر دیا گیا۔ آئی ایچ ڈی ایس ایم ای ایف ڈی کے 2011ء کے سرکل نمبر 7 کے تحت اسکیم کے تحت سروس چارجز پر بھی نظر ثانی کی گئی ہے۔ آئی ایچ ڈی ایس ایم ای ایف ڈی کے 2011ء کے سرکل نمبر 8 کے تحت اسٹیٹ بینک نے ایسے برآمد کنندگان کی سہولت کے لیے برآمدی مالکاری اسکیم میں کچھ نرمی ہے، جن کی برآمدی وصولیاں واجب الادا تھیں۔ اسٹیٹ بینک نے آئی ایچ ڈی ایس ایم ای ایف ڈی کے 2011ء کے سرکل نمبر 8 کے تحت برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) میں ایسے برآمد کنندگان کے فائدے کے لیے شرائط میں نرمی کی جن کی برآمدی وصولیاں واجب الادا تھیں۔ ایک برآمد کنندہ ای ایف ایس کے حصول اور یا حصہ دوم کے تحت مالکاری حاصل کر سکتا ہے اگر اس سہولت سے استفادہ کرتے وقت واجب الادا برآمدی بلز کی مجموعی رقم گزشتہ برس کی برآمدی کارکردگی کے 5 فیصد سے زائد نہیں ہے۔ اسٹیٹ بینک نے سال کے دوران حکومت کی بعض زراعت کی اسکیمیں/ریلیف پیکیجز پر عملدرآمد کیا۔ گلہ بانی کے شعبے میں برآمد کرنے کے قابل اشیاء کی تعداد کو بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایل ٹی ایف ایف اسکیم میں گلہ بانی کو شامل کیا۔ بجلی کی شدید قلت کے باعث برآمدی آرڈرز پورا کرنے میں تاخیر کا سامنا کرنے والے برآمد کنندگان کے مسائل حل کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مانیٹرنگ کے سال 2011-12ء کے لیے حصہ دوم کے تحت مطلوبہ کارکردگی میں کمی کو پورا کرنے کی مدت میں دو مہینے کا اضافہ کیا۔

2.2 شعبہ زرعی قرضہ خرد مالکاری

2.2.1 زرعی مالکاری

م س 12ء کے دوران بینکوں نے اسٹیٹ بینک کے گورنر کی سربراہی میں جنوری 2012ء میں ہونے والے زرعی قرضہ مشاورتی کمیٹی (اے سی اے سی) کے اجلاس میں مقرر کردہ قرضوں کی تقسیم کے ہدف سے زائد قرضے دیے۔ سال کے لیے 285 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال میں بینکوں نے 293.8 ارب روپے کا قرضہ دیا جو کہ مالی سال 11ء میں تقسیم کیے جانے والے 265 ارب روپے سے تقریباً 11.7 فیصد زیادہ ہے۔ نجی شعبے کے قرضوں میں مسلسل کمی اور 2010ء کے تباہ کن سیلاب کے باعث اہم بینکوں کے غیر فعال قرضوں کی بلند سطح و صوبہ سندھ میں 2011ء کی شدید بارشوں کے پس منظر میں زرعی قرضوں کی تقسیم کے ہدف کا حصول خاصا مشکل تھا۔ تاہم، اسٹیٹ بینک نے مرحلہ وار حکمت عملی اختیار کی اور ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن کوششیں کی گئیں جن میں فصلی بیمہ کے دعوؤں کا فوری تصفیہ، محصولاتی کارروائی کی بروقت تکمیل کے لیے زرعی لحاظ سے اہمیت کے حامل اضلاع میں ون ونڈ و آپریشن کی سہولت دینے کے لیے صوبائی محصولاتی محکمہ جات کے ساتھ قریبی تعاون، عوامی سطح پر کاشت کاروں کی آگاہی اور مالی خواندگی کے پروگراموں کا انعقاد اور بینکوں کی اعلیٰ انتظامیہ اور ان کے زرعی شعبوں کے سربراہان کے ساتھ اہداف پر پیش رفت کے متعلق رابطے میں رہنا شامل ہیں۔

تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ پانچ بڑے بینکوں نے 141 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 146.2 ارب روپے کے قرضے تقسیم کیے۔ زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ نے 70.1 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 66.1 ارب روپے کے قرضے دیے۔ پی سی بی ایل نے 7.6 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 8.5 ارب روپے اور ملکی نجی بینکوں نے 54.1 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 60.9 ارب روپے کے قرضے تقسیم کیے۔ پانچ ایم ایف بیز جنہیں پہلی بار مالی سال 12ء میں سالانہ اشارتی ہدف اسکیم میں شامل کیا گیا تھا انہوں نے 12.1 ارب روپے کے زرعی قرضے تقسیم کیے اور اپنا ہدف پورا کیا (دیکھئے جدول 2.1)۔

جدول 2.1: زرعی قرضوں کے اہداف اور اصل تعلیم									
ارب روپے									
مالی سال 08ء		مالی سال 09ء		مالی سال 10ء		مالی سال 11ء		مالی سال 12ء	
اصل	ہدف	اصل	ہدف	اصل	ہدف	اصل	ہدف	اصل	ہدف
94.7	96.5	110.7	119.5	119.6	124.0	140.3	132.5	146.3	141.0
5 بڑے کرنل بینک ☆									
تخصیصی بینک									
66.9	60.0	75.1	72.0	79.0	80.0	65.4	81.8	66.1	70.1
زرعی ترقیاتی بینک لینڈ									
5.9	8.0	5.6	6.0	5.7	6.0	7.2	6.9	8.5	7.6
پنجاب صوبائی کوآپریٹو بینک لینڈ									
43.9	35.5	41.6	52.5	43.8	50	50.2	48.9	60.9	54.1
14 ملکی بینک									
-	-	-	-	-	-	-	-	12.1	12.2
خرد مالکاری بینک (ایم ایف بی) ☆ ☆									
211.6	200.0	233.0	250.0	248.1	260.0	263.0	270.0	293.8	285.0
کل									
ماخذ: شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری، بینک دولت پاکستان									
☆ بشمول اے بی ایل، ایچ بی ایل، این بی پی، ایم سی بی اور یو بی ایل									
☆ ☆ پانچ بڑے ایم ایف بی، جولائی 2011ء سے									

2.2.1.1 زرعی قرضہ کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

ملکی معیشت میں زرعی ودیہی مالکاری کے دائرہ کار میں توسیع اور اسے فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 12ء کے دوران متعدد اقدامات کیے جن میں زرعی مالکاری پر کاشت کاروں کی مالی خواندگی و آگاہی کا پروگرام، پائلٹ پروجیکٹ فیڈ فور کا آغاز، پائلٹ اضلاع میں ون ونڈو آپریشن، پانی کے موثر انتظام کی مالکاری کے رہنما خطوط، سلم کے تحت فارم / فصل کی پیداوار کے مقاصد سے اسلامی زرعی مالکاری، قومی فصلی بیمہ اسکیم (این سی آئی ایس) اور متاثرہ علاقوں کے قرض گیروں کو ریلیف کی فراہمی (تفصیلات کے لیے دیکھئے باکس 2.2)۔

2.2.2 خرد مالکاری

مالی سال 12ء کے دوران خرد مالکاری کے شعبے میں نمو کے ساتھ ساتھ نفع یابی بھی دیکھنے میں آئی تھی۔ مشکل معاشی صورتحال اور مالی سال 12ء کے تباہ کن سیلاب کے باوجود اس شعبے میں ساختی لحاظ سے بہتری آئی جیسے ایم ایف بی کی نو سرمایت، مصنوعات کا تنوع، فراہمی کے جدید ذرائع، امانتوں میں نمو اور صنعت کے انفراسٹرکچر میں توسیع ہوئی۔

اسٹیٹ بینک اب تک دس ایم ایف بی کولائسنس جاری کر چکا ہے۔ ان میں سے نو ایم ایف بی قومی سطح پر کام کر رہی ہیں جبکہ ایک صوبائی سطح پر کاروبار شروع کرنے والا ہے۔ یہ تمام ایم ایف بی پرنسپل شعبے میں مقامی و بین الاقوامی سرمایہ کاروں کی ملکیت میں ہیں جن میں بینک، ترقیاتی ادارے، سرمایہ کاری فنڈز، موبائل نیٹ ورک آپریٹرز اور بڑے ملکی ایم ایف آئیز شامل ہیں۔ ملکیت کا تنوع اور مائیکرو فنانس بینکاری کا طرز فکر پالیسی ماحول پر سرمایہ کاروں کے اعتماد اور پاکستان میں مائیکرو فنانس کے بطور نفع بخش اور خوش آئند کاروباری امکانات کو ظاہر کرتا ہے۔

خرد مالکاری شعبے کے قرضے 30 جون 2011ء کو 27.4 ارب روپے تھے اور مالی سال 12ء کے دوران اس میں 4.9 ارب روپے کا اضافہ یا 18 فیصد نمو ہوئی۔ سرگرم قرض گیروں کی تعداد بڑھ کر 2.22 ملین تک پہنچ گئی جو مالی سال 12ء کے آغاز پر یہ 2.03 ملین تھی۔ واجبات کے لحاظ سے ایم ایف بی کی مجموعی امانتیں 16.6 ارب روپے تھیں اور ان میں 49 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ مجموعی امانت گزاروں کی تعداد 30 جون 2012ء کو 1.5 ملین سے تجاوز کر گئی۔ بعض دشواریوں کے باوجود مجموعی طور پر اس شعبے نے مثبت کارکردگی دکھائی۔ درپیش چیلنجز میں سیلاب / بارشوں سے ملک کے مختلف حصوں کو پہنچنے والا نقصان خصوصاً سندھ میں مسلسل دوسرے سال سیلابی صورتحال شامل ہے۔ قرضہ جزدان میں ہونے والی نمو کا سبب خرد مالکاری کے شعبے کی حالیہ حکمت عملی تھی جس کے تحت مختلف معاشی و جغرافیائی طبقوں کو شامل کر کے جزدان کو متنوع بنایا گیا۔ خرد مالکاری بینکوں کے غیر فعال قرضوں میں مالی سال 12ء میں 3.5 فیصد کمی آئی جبکہ گزشتہ برس ان میں 3.74 فیصد کمی ہوئی تھی۔

پاکس 2.2: زرعی قرضے کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

اسٹیٹ بینک نے مالی سال 12ء کے دوران ملک میں زرعی / دیہی مالکاری کو فروغ دینے کے جو اہم اقدامات کیے وہ ذیل میں دیے گئے ہیں:

زرعی مالکاری پر کاشت کاروں کی مالی خواندگی و آگاہی کا پروگرام: بینکوں کی جانب سے دی جانے والی زرعی مالکاری کی مصنوعات و خدمات کے متعلق کاشت کار برادری میں آگاہی و سمجھ بوجھ کی کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے کمرشل / خرد مالکاری بینکوں، ایس بی پی ایس سی کے فیلڈ دفاتر اور دیگر اہم فریقوں کے اشتراک سے اپریل 2012ء سے ”زرعی مالکاری کے موضوع پر کاشت کاروں کی مالی خواندگی و آگاہی کا ملک گیر پروگرام“ شروع کیا۔ پروگرام کے پائلٹ مرحلے میں پاکستان بھر میں زرعی اہمیت کے حامل اضلاع / قصبوں میں 12 ایک روزہ تربیتی و آگاہی سیمینار منعقد کیے جا رہے ہیں۔ 2012ء کی پہلی ششماہی کے دوران بہاولپور، گھوٹکی، نوشہرہ، ساگھڑ، کوٹلی (آزاد جموں و کشمیر) و چترال کے اضلاع کی تحصیلوں میں چھ پروگراموں کا کامیاب انعقاد کیا گیا جبکہ باقی پروگرام مقررہ مقامات اور مخصوص تاریخوں پر 2012ء کی دوسری ششماہی میں منعقد کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ تقریباً 150 فیلڈ مالکار / زرعی قرضہ افسران کو تربیت دی گئی ہے اور اس پروگرام کے تحت اب تک تقریباً 1,000 کاشت کاروں کو تعلیم دی جا چکی ہے۔

پائلٹ پروجیکٹ کے چوتھے مرحلے کا آغاز: پائلٹ پروجیکٹ سوم کی کامیاب تکمیل سے ہونے والی حوصلہ افزائی کے باعث اسٹیٹ بینک نے جیز رفار بنیادوں پر زرعی مالکاری تک رسائی کو مزید بڑھانے کے لیے موسم ربیع 2011ء سے پائلٹ پروجیکٹ کے چوتھے مرحلے کا آغاز کر دیا ہے۔ پائلٹ پروجیکٹ چہارم کے تحت فارم و غیر فارم مالکاری کے لیے 54 اضلاع کا احاطہ کیا جائے گا جبکہ 22 اضلاع کچھوٹے / بے زمین کسانوں کو گروپ پر مبنی قرضے فراہم کرنے کے لیے خاص طور پر بڈف بنایا جائے گا۔ 30 جون 2012ء تک بینکوں نے فارم شعبے کو 91.7 ارب روپے یا بڈف کے 79 فیصد قرضے تقسیم کیے۔ غیر فارم شعبے میں 23.2 ارب روپے یا بڈف کا 91 فیصد اور بڈف والے اضلاع میں گروپ پر مبنی قرض گاری کی مدد میں 0.64 ارب روپے یا بڈف کا 96 فیصد قرضے دیے گئے۔ فارم شعبے میں 488,819 قرض گاروں کو یا بڈف کا 74 فیصد، غیر فارم شعبے میں 84,358 قرض گاروں کو یا بڈف کا 83 فیصد اور گروپ پر مبنی قرض گاری میں مجموعی طور پر 17,047 قرض گاروں کو یا بڈف کے 132 فیصد تک قرضے فراہم کیے گئے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران بینکوں کی جانب سے فارم و غیر فارم شعبے میں نئے قرض گاروں کی تعداد بالترتیب 67,508 اور 248,695 تھی۔

پائلٹ اضلاع میں ون ونڈر آپریشن: پاس بک کے اجراء میں تاخیر اور محصولاتی کارروائی کی بروقت تکمیل جیسے مسائل کو حل کرنے کے لیے پنجاب، خیبر پختون خواہ اور بلوچستان میں ان کے متعلقہ صوبائی محصولاتی محکموں کے ذریعے پائلٹ اضلاع میں ون ونڈر آپریشن شروع کیا گیا۔ اس آپریشن کے ذریعے بینکوں اور کاشت کار برادری کو محصولاتی کارروائی کی بروقت تکمیل اور قرضوں تک تیز رفتار بنیادوں پر رسائی میں سہولت دی گئی ہے۔

پانی کے مؤثر انتظام کی مالکاری کے رہنما خطوط: ماحولیاتی تبدیلیوں، قابل استعمال نہری پانی کی دستیابی میں کمی، پانی کا زیاں اور زیر زمین پانی کے ذخائر میں کمی ملکی زراعت کی نمو میں حائل اہم چیلنجز ہیں۔ زمین کی زرخیزی اور بہتر پائنت کے لیے پانی کے زیادہ سے زیادہ بہتر استعمال کو یقینی بنانے کے لیے کاشت کاروں کی جانب سے پانی کے انتظام کی جدید تکنیک کو استعمال کرنا کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔ ایسے نظاموں اور تکنیکوں کی خریداری و مرمت کے لیے کاشت کاروں کو قرضے کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے فریقوں کی مشاورت سے پانی کے مؤثر انتظام کی مالکاری کے متعلق رہنما خطوط تیار کیے ہیں جنہیں شعبہ زرعی قرضہ و خورد مالکاری کے 2011ء کے سرکلر نمبر 2 کے ذریعے جاری کیا گیا تھا۔ ان رہنما خطوط کا مقصد اس کام سے متعلق مخصوص مصنوعات کی تیاری میں بینکوں کو اعانت فراہم کرنا ہے۔

مسلم کے تحت فارم / فصل کے پیداواری مقاصد کے لیے اسلامی زرعی مالکاری: فارم و غیر فارم پیداواری سرگرمیوں کے لیے شریعت سے ہم آہنگ زرعی مالکاری کی طلب کو پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے فریقوں کے اشتراک سے ”مسلم“ پر مبنی ایک ماڈل پروڈکٹ جاری کی، 18 اکتوبر 2011ء کو جاری کیے گئے شعبہ زرعی قرضہ و خورد مالکاری کے سرکلر نمبر 03 کے ذریعے اس پروڈکٹ کے ذریعے شریعت سے متعلق پہلوؤں کے ساتھ ساتھ فارم / فصل کی پیداواری سرگرمیوں کے کاروباری پیکر اور مالکاری کی ضروریات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس پروڈکٹ کو عملی مثالوں اور مسلم کے لین دین کے بہاؤ کے عمل سے تقویت بہم پہنچائی گئی ہے۔

فصل کی قومی بیمہ اسکیم (این سی آئی ایس): اسٹیٹ بینک نے صدر پاکستان کی تشکیل کردہ ناسک فورس کی جانب سے این سی آئی ایس کے فریم ورک کی تیاری میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ این سی آئی ایس سے غیر قرض گیر کاشت کاروں کو قدرتی آفات کے نتیجے میں ان کے نقصانات کے خطر کو زائل کرنے میں مدد ملے گی۔ اس سے قومی خزانے کی بھی بھاری بچت ہوگی، جو ایسی صورتحال میں حکومت کو برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ این سی آئی ایس کے کامیاب نفاذ کے لیے وزارت خزانہ، منفا (MINFA)، محصولاتی شعبوں اور بیمہ کمپنیوں کی جامع شمولیت کی ضرورت ہوگی۔

زرعی اجناس کی مادی تجارت و مارکیٹنگ: زرعی اجناس کی مادی تجارت و بازارکاری کو ترقی دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کی ناسک فورس نے فریقوں کے اشتراک سے ویز باؤسنگ، گریڈنگ و ٹیسٹنگ، ضمانت کے انتظام، بعد از کاشت مالکاری، ویز باؤس کارسیدی نظام وغیرہ کا فریم ورک وضع کیا ہے۔ اس منصوبے کا نفاذ پاکستان مرکھائل ایکس چینج (پی ایم ای ایکس) کو منتقل کر دیا گیا ہے اور اس مقصد کے لیے پی ایم ای ایکس کے تحت ضمانتی انتظام کی یقینی تشکیل دی جا رہی ہے۔

متاثرہ علاقوں کے قرض گاروں کو ریلیف: نیشنل ڈیزاسٹر منجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کے شناخت کردہ سیلاب / بارشوں سے متاثرہ علاقوں کے قرض گاروں کو ریلیف کی فراہمی کے لیے بینکوں کی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ ایسے قرض گاروں کے قرضوں کو ریلیف / ری اسٹر پکٹر رکس، جہاں پر قرضے کی واپسی کا امکان موجود ہو۔

بازار میں ہونے والی پیش رفت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے بلا دفتر بیکاری پر ایک مشاورتی گروپ قائم کیا ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے سہ ماہی بنیادوں پر ”بلا دفتر بیکاری نیوز لیٹر“ کی اشاعت شروع کر دی ہے جس کا مقصد اس شعبے میں ہونے والی ملکی و بین الاقوامی پیش رفت کے متعلق آگاہی دینا ہے۔ دیگر ممالک کے مرکزی بینک بھی اسٹیٹ بینک کے کامیاب تجربے سے فائدہ اٹھانے میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے تاجکستان، نیپال اور اتھوپیہ کے مرکزی بینکوں کے وفد کے لیے موبائل مالی خدمات کے متعلق آگاہی کے دوروں کا اہتمام کیا ہے۔

اسٹیٹ بینک نے خرد مالکاری کے شعبے میں ہونے والی تبدیلیوں میں سہولت دینے کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ایک معاون پالیسی فریم ورک مہیا کیا ہے۔ خرد مالکاری کے شعبے میں ضوابطی فریم ورک کو 2010ء اور 2011ء میں مسلسل دوسرے سال عالمی سطح پر پذیرائی حاصل ہوئی کیونکہ جریدے اکاؤنٹسٹ کے اقتصادی انٹیلی جنس یونٹ نے اس شعبے میں پاکستان کو فہرست میں سب سے اوپر جگہ دی ہے۔ باکس 2.3 میں مالی سال 12ء کے دوران ہونے والی بعض اہم پیش رفت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے جانے والے بعض اہم اقدامات کو دیا گیا ہے۔

باکس 2.3: خرد مالکاری کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات / پیش رفت

اسٹیٹ بینک نے ملک میں انٹرپرائز قرض گاری کو فروغ دینے اور اثاثوں کی تخلیق میں بہتری کے لیے مائیکرو انٹرپرائز قرض کا زمرہ متعارف کرایا۔ اس زمرے کے تحت ایم ایف بی، اہل مائیکرو انٹرپرائز کو 500,000 روپے تک قرضہ دے سکیں گے۔ مزید برآں، بقیر ایم ایف بی کو مائیکرو انٹرپرائز قرض گاری کی اجازت دی گئی۔

ایم ایف بی کے لائسنسز جنہیں دیئے گئے:

- (1) ویلہ مائیکرو فنانس بینک کو ستمبر 2011ء میں ملک گیر کام کرنے کا: اس ایم ایف بی کو ملک کے سب سے بڑے موٹل نیٹ ورک آپریٹر، موٹی لنگ جی ایس ایم کے مکمل اسپانسر کیا ہے۔
- (2) ایڈوانس مائیکرو فنانس بینک کو جون 2012ء میں: اس ایم ایف بی کو ایڈوانس ایس اے اینڈ ایف ایم او بالینڈ کا اسپانسر حاصل ہے۔ ایڈوانس ابتدائی طور پر ایک صوبہ میں کام کرنے والی ایم ایف بی ہوگی۔

نیٹ ورک ایم ایف بی کو اور یگا گروپ نے مالی سال 12ء میں تھویل میں لیا تھا۔ سنے اسپانسرز اس ایم ایف بی کے آپریشنز کو قومی سطح تک توسیع دینا چاہتے ہیں۔ ان کی توجہ زراعت و منسلک سرگرمیوں پر مرکوز ہے۔

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کی جانب سے روز گرام ایم ایف بی کی تھویل آخری مراحل میں ہے۔ اسی طرح ایف آئی این سی اے بھی کشف مائیکرو فنانس بینک کے موجودہ اسپانسرز کے ساتھ مذاکرات کے آخری مراحل میں ہے جو اس ایم ایف بی کے بڑے حصے کو تھویل میں لینے سے متعلق ہیں۔

مائیکرو فنانس کا خصوصی کریڈٹ انفارمیشن بورڈ (سی آئی بی): خرد مالکاری کے شعبے میں انتظام خطر کو بہتر بنانے اور غریب صارفین کی حد سے زیادہ مقروضیت میں کمی کے لیے اسٹیٹ بینک نے پاکستان مائیکرو فنانس نیٹ ورک اور پاکستان تخفیف غربت فنڈز نل کر جون 2012ء میں پینٹل مائیکرو فنانس خصوصی کریڈٹ انفارمیشن بورڈ (سی آئی بی) کا اجرا کیا۔

2.2.1 پروگرام اقدامات

اسٹیٹ بینک حکومتی و امدادی ایجنسیوں کے فنڈز سے چلنے والے پروگراموں پر عملدرآمد کے ذریعے خرد مالکاری کے شعبے کی ترقی میں سرگرم کردار ادا کر رہا ہے۔ ان پروگراموں کو چلانے کا مقصد بینکاری سہولتوں سے محروم افراد کے لیے مالی سہولتوں کی رسائی کو بڑھانا ہے، خصوصاً غریبوں اور خواتین کے لیے پائیدار ماڈلز کے ذریعے۔ مالی سال 12ء کے دوران امدادی ایجنسیوں / حکومت کے فنڈز سے متعدد اقدامات کیے گئے۔

☆ مالی شمولیت پروگرام (ایف آئی پی): ملک میں مالی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایک جامع مالی شمولیت پروگرام (ایف آئی پی) وضع کیا ہے۔ اس پروگرام پر عملدرآمد برطانیہ کے ادارہ برائے عالمی ترقی (ڈی ایف آئی ڈی) سے ملنے والی 50 ملین برطانوی پاؤنڈ کی مالی امداد سے کیا جا رہا ہے اور اس کا مقصد پاکستان میں غریب افراد اور معاشرے کے پسماندہ طبقات کی آمدنی میں اضافہ اور گذراوقات میں بہتری لانا ہے۔ مالی سال 12ء کے دوران مالی شمولیت پروگرام نے کئی سنگ میل طے کیے ہیں۔ جو یہ ہیں:

☆ اسٹیٹ بینک نے 10 ملین برطانوی پاؤنڈ کا ایک ادارہ جاتی استحکام فنڈ (آئی ایس ایف) متعارف کرایا ہے جس کا مقصد خرد مالکاری شعبے کی ادارہ جاتی مضبوطی کے لیے گرانٹس فراہم کرنا ہے۔ اب تک آئی ایس ایف کے تحت خرد مالکاری کی سہولتیں مہیا کرنے والے 13 اداروں کے لیے 631.89 ملین روپے کی منظوری دی جا چکی ہے جن میں سرفہرست اور درمیانے درجے کے ایم ایف بیز اور ایم ایف آئیز کے ساتھ ساتھ پاکستان مائیکرو فنانس نیٹ ورک بھی شامل ہے۔ یہ گرانٹس 20 منصوبوں کے لیے مہیا کی گئیں جن میں منظور شدہ ادارے کی صلاحیت سازی / انسانی وسائل، آئی ٹی کی ترقی، کاروباری منصوبہ / طویل مدتی جائزے، منڈی پر تحقیق، بلا دفتر بینکاری، کارپوریٹ نظم و نسق، کریڈٹ رینٹنگ، ترسیلات زر اور ٹریڈری جیسے فرائض وغیرہ میں بہتری لانے کے لیے ادارہ جاتی استحکام کی ضروریات پوری کی گئیں۔ ادارہ جاتی استحکام میں کی جانے والی سرمایہ کاری سے خرد مالکاری کے جزدان کی پائیداری اور وسعت دونوں کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

☆ اسٹیٹ بینک نے دسمبر 2008ء میں مالی شمولیت پروگرام کے تحت کمرشل بینکوں کی جانب سے خرد مالکاری سہولت فراہم کرنے والوں کو دیئے گئے قرضوں پر خطرات کا جزوی احاطہ کرنے کے لیے 10 ملین برطانوی پاؤنڈز کی مالیت سے خرد مالکاری قرضہ ضمانت اسکیم (ایم سی جی ایف) متعارف کرائی تھی۔ ایم سی جی ایف متعارف کرائے جانے کے بعد سے اس میں مسلسل نمو ہو رہی ہے اور اس کے ذریعے خرد مالکاری سہولتیں مہیا کرنے والوں کی فنڈنگ کی ضروریات پوری کرنے اور خرد مالکاری کے شعبے تک رسائی کو بڑھانے کے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اب تک 4,407.5 ملین روپے جمع کرنے کے لیے 1,273 ملین روپے کے مجموعی اکتشاف کی حامل 15 ضمانتیں جاری کی جا چکی ہیں۔ مستقبل میں توقع ہے کہ اس سہولت کے ذریعے غیر بینک ذرائع / اسٹاک مارکیٹس سے کمرشل قرضہ حاصل کیا جاسکتا ہے، جس سے خرد مالکاری کی سہولتیں مہیا کرنے والوں کے ذرائع کو متنوع بنانے میں مدد ملے گی۔

☆ مارچ 2010ء میں 10 ملین برطانوی پاؤنڈز کی مالیت سے قرضہ ضمانت اسکیم (سی جی ایس) متعارف کرائی گئی جس کا مقصد وسیع تر رسائی کے لیے چھوٹے ودیہی کاروباری اداروں کو قرضے کی فراہمی میں سہولت دینا ہے۔ یہ اسکیم کمرشل بینکوں میں خطرہ مول لینے کی صلاحیت اور سہولت کی طلب کا جائزہ لینے کے بعد متعارف کرائی گئی تھی۔ اسکیم کا مقصد غریبوں اور ودیہی افراد کی قرضوں کی وسیع تر رسائی کے لیے چھوٹے ودیہی قرض گیروں کی کریڈٹ ریٹنگ بڑھاتے ہوئے انہیں قرضوں کی دستیابی کو بہتر بنانا ہے۔

☆ چھوٹی وی ودیہی انٹرپرائزز کے لیے سی جی ایس کے تحت دستیاب بنیادی رقم اور بینکوں کی درخواستوں پر 4.83 ارب روپے (اسٹیٹ بینک کی جانب سے 1.932 ارب روپے کی 40 فیصد خطرے کی کوریج) قرضوں کے اکتشاف کی حدود کے مطابق 2012ء میں 12 بینکوں کو دیئے گئے۔ حدود مختص کرنے کے ساتھ ہی بینکوں نے اسکیم کے تحت 4,371 قرض گیروں کو 3,022 ملین روپے (جس میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے خطرے کی کوریج کے لیے 1,231.45 ملین روپے) کے قرضوں کی منظوری دی جو 2012ء کے لیے اسٹیٹ بینک کی جانب سے خطرے کی کوریج کے فنڈز میں سے 64 فیصد کے استعمال کو ظاہر کرتی ہے۔

☆ مئی 2011ء میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے 10 ملین برطانوی پاؤنڈز کی رقم سے مالی اختراعات چیلنج فنڈ (ایف آئی سی ایف) متعارف کرایا گیا جس کا مقصد اختراعات کو فروغ دینا اور نئی منڈیوں کا تجربہ کرنا، فراہمی کی لاگت میں کمی، نظاموں اور طریقوں کو زیادہ مستعد بنانا اور مالی خدمات کی پوری نہ ہونے والی طلب کو پورا کرنے کے نئے طریقے وضع کرنا شامل ہیں۔ اس فنڈ سے تخصیصی چیلنج رائیڈز منعقد گئے جن میں ایسی اختراعات پر توجہ مرکوز کی جائے گی جو منڈی مالی خدمات کی وسعت اور رسائی کو بڑھانے کے لیے کرنا چاہتی ہے۔ اس فنڈ کا پہلا مرحلہ جو حکومت سے فرد (جی 2 پی) کو ادائیگیوں پر منعقد کیا گیا تھا، اب وہ کامیابی سے پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے جس کے تحت چھ درخواست گزاروں کو 505 ملین روپے دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ ایف آئی سی ایف کو مزید فروغ دینے کے لیے اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس کے دوسرے مرحلے کا انعقاد ودیہی مالی خدمات پر کیا جائے گا جن میں ودیہی مالکاری اور وسیع الہیاد مالی خدمات کے منصوبے شامل ہیں جن میں ٹیلی مواصلات کے ڈھانچے کو استعمال کرتے ہوئے ایسے لوگوں کو خرد ادائیگیاں کی جائیں گی جو مالی خدمات کا حصہ نہیں ہیں۔

☆ مالی خواندگی پروگرام (ایف ایل پی): اسٹیٹ بینک نے پہلی بار 20 جنوری 2012ء کو مالی خواندگی کا ملک گیر پروگرام شروع کیا تھا جس کا مقصد مالی شمولیت اور غربت کے خاتمے کی کوششوں کی اعانت کرنا تھا تا کہ پورے ملک میں معاشی نمو اور استحکام کی کوششوں میں سہولت دی جاسکے۔ این پی ایل ایف کو اے ڈی بی، پی بی اے، پی پی اے ایف اور بیزنس پوائنٹ (مشیر) کے تعاون اور اشتراک سے متعارف کرایا گیا تھا۔

☆ مارچ 2012ء میں پائلٹ پروگرام شروع کیا گیا تھا جو اب کامیابی سے پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔ پائلٹ پروگرام سے کلاس روم تربیتی اجلاسوں، گلی کے تھیٹر اور میڈیا کے ذریعے مخصوص 47,800 افراد کو فائدہ پہنچا۔ اس پروگرام میں توجہ عوام کو مالی تصورات، مصنوعات و خدمات کے بارے میں بنیادی تعلیم دینے پر مرکوز کی گئی ہے جس میں بچت بنانا، بچت، سرمایہ کاری، بینکاری مصنوعات و خدمات، قرضوں کا انتظام اور صارف کے حقوق و فرائض جیسے امور شامل ہیں۔ آئندہ مہینوں میں پائلٹ پروجیکٹ کے جائزے کی بنیاد پر اس پروگرام کو مزید وسعت دی جائے گی اور 500,000 سے زائد غریب اور کم آمدنی والے افراد اس سے مستفید ہو سکیں گے۔

☆ زرعی مالکاری پراکاشت کاروں کی مالی خواندگی اور آگاہی کے پروگرامز: مالی خدمات فنڈ تک رسائی میں بہتری (آئی اے ایف ایس ایف) کے تحت اسٹیٹ بینک نے 1.8 ملین

روپے سے اسٹیٹ بینک نے ”زرعی مالکاری کے متعلق کاشت کاروں کی مالی خواندگی و آگاہی کا پروگرام“ شروع کیا ہے۔

☆ آئی اے ایف ایس ایف کے تحت مائیکرو فنانس بینکوں / مائیکرو فنانس اداروں (ایم ایف آئیز) کے کریڈٹ / قرضہ افسران کو نجی سطح کے تربیتی پروگرام: متعدد تربیتی پروگراموں کے 15 ملین روپے کی گرانٹ منظور کی گئی ہے جن کا انعقاد ملک کے مختلف شہروں میں کیا جائے گا اور اس میں پاکستان بھر کے 1,000 قرضہ اور فیلڈ دفتر پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ اس پروگرام کا مقصد صلاحیت سازی میں صنعت کو اعانت مہیا کرنا ہے۔ ان تربیتی پروگراموں سے معلومات و نظریات کے تبادلے کے ذریعے بہتر سوچ بوجھ پیدا کرنے کے علاوہ پاکستان میں مائیکرو فنانس کی صنعت کے لیے اشد ضروری صلاحیت سازی کی بنیاد فراہم ہو سکے گی۔

☆ ایس ایم ای مالکاری کے لیے نجی سطح کا کلسٹر تربیتی پروگرام: ایس ایم ای کے شعبے میں کمرشل بینکوں کی صلاحیت کی کوششوں کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے بینکوں کے قرضہ افسران کے لیے ایس ایم ای مالکاری میں نجی سطح کا کلسٹر تربیتی پروگرام متعارف کرایا جس کا مقصد انہیں دنیا بھر میں رائج ایس ایم ای مالکاری میں استعمال ہونے والی ٹیکنالوجی سے لیس کرنا ہے۔ اس پروگرام کا پہلا مرحلہ مکمل کر لیا گیا ہے جس میں سات شہر شامل تھے۔ ملک بھر میں ایس ایم ای مراکز پر ایس ایم ای فنانس سے وابستہ کمرشل بینکوں کے 200 قرضہ افسروں کو تربیت دی جا چکی ہے۔ اس پروگرام کا دوسرا مرحلہ بھی شروع کیا جا چکا ہے اور اب تک مختلف شہروں میں چار تربیتی پروگرام منعقد کیے جا چکے ہیں جن میں مختلف کمرشل بینکوں کے 130 قرضہ افسران کو تربیت فراہم کی گئی۔ جن اہم شعبوں کا احاطہ کیا گیا ان میں کریڈٹ اسکورنگ، پروگرام پر مبنی قرضہ اسکیموں، ایس ایم ای مالکاری کی مارکیٹنگ کی موثر حکمت عملیاں اور ایس ایم ای مالکاری کی سوشل پروفائلنگ کے شعبے کے استعمال وغیرہ جیسے خطرات کو زائل کرنے کے طریقے شامل ہیں۔